سوال

(86)اگر دو مسجدیں ایک محلہ میں برائے غرض دین بنا کی جائیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر دو مسجدیں ایک محلہ میں برائے غرض دین بنا کی جائیں ایک اس میں جامع مسجد ہے اس میں بجز جمعہ اور نماز ظہر و عصر کے دیگر کوئی نماز نہیں ہوتی کیونکہ اس کے گرداگرد ہنود رہنے والے ہیں اور امام بھی بعد نماز عصر کے اپنے خانہ کو چلا اتا ہے اور دوسری مسجد مسلمانوں کے بیوت کے کنارے پر ہے، اس میں سوائے جمعہ کے نماز بہ جماعت ہوتی رہتی ہے اور نماز جمعہ فریقین اتفاق سے مدت کثیر تک ایک جگہ مسجد جامع میں پڑھتے تھے۔ آخر الامر عرصہ ایک ماہ سے بباعث فساد مذہبی کے کہ ہم لوگ دوسری مسجد والے اہل حدیث اور موحدین ہیں، انہوں نے ہمارے ساتھ فساد و شر کیا، ہم لوگوں نے واسطے دفع شر کے اپنی مسجد میں علیحدہ جمعہ شروع کیا، دوسرے بھائی ہمارے جامع مسجد والے حنفی مذہب تھے، انہوں نے ہماری مسجد کو مسجد ضرار مقرر کیا اور عدم جواز صلوۃ کا فتوے دیا، بلکہ ہدم اور احراق کا حکم ہوا مگر بباعث آئین سرکاری کے مجبور ہے اور چند دلیلیں مسجد ضرار ہونے کی ٹھہرائی ہیں۔

اوّل تو اپنے زعم فاسد کے موجب اس آیت کے مصداق میں داخل کیا والذین اتخذوا مسجدا ضرارا وکفرا وتفریقا بین المؤمنین وارصادا لمن حارب اللہ ورسولہ الایۃ۔

دوسری قال[1] عطاء لما فتح اللہ علی عمر بن الخطاب الامصار امر المسلمین ان یبنوا المساجد وامرھم ان لا یبنوا فی موضع واحد مسجدین یضار احدھما الاخر ھکذا فی الخازن۔

تیسری وقلیل[2] کل مسجد بنی مباھاۃ اوریاء او سمعۃ اولغرض سوی ابتغاء وجہ اللہ اوبمال غیر طیب فھولاحق بمسجد الضرار۔ کذا فی المدارک۔

واللہ باللہ ثم تاللہ ہم لوگوں نے صرف تقریباً باللہ کی وجہ سے عرصہ چار سال سے مسجد کو بنا لیا ہے نہ واسطے خرابات مذکورات کے، حدیث شریف انما الاعمال بالنیات موجود ہے، یہی ہمارے بھائی حنفی ہمارے ساتھ اس مسجد میں چند دفعہ نماز پڑھ چکے ہیں، مگر اب بباعث مخالفت کے مدت ایک ماہ سے مسجد ضرار ٹھہرا دیا ہے اور ہم نے فتنہ اور فساد اور دفع شر کے لیے نماز جمعہ علیحدہ شروع کی نہ برائے غرض تفریق مؤمنین کے، دیگر کیا اظہار کروں واللہ تینوں دلیلوں مذکورہ بالا اور قولہ فی موضع واحد مسجدین یضارا احدھما الآخر کا اور معنی بیان فرما دیں اور جواز اور عدم جواز صلوۃ اور ضرار اور عدم ضرار کا فتوی زود تر تحریر فرما دیں۔ ینوا توجروا

---

[1] حضرت عمرؓ نے جب شہروں کو فتح کیا تو مسلمانوں کو حکم دیا کہ مسجدیں بنائیں اور حکم دیا کہ ایک جگہ میں دو مسجدیں نہ بنائیں کہ ایک دوسری کو نقصان پہنچے۔

[2] ہر وہ مسجد جو فخر، ریا، ستانے کے لیے یا کسی اور غرض سے اللہ کی رضامندی کے حصول کے علاوہ بنائی جائے، وہ مسجد ضرار کے حکم میں ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں جب کہ اہل حدیث مذکورین نے اپنی مسجد کو عرصہ چارسال سے بنایا ہے اور قسم کھاتے ہیں کہ اس کو تقریباً باللہ بنایا ہے اوراب عرصہ ایک ماہ سے واسطے دفع شر وفساد احناف کے اس مسجد میں جمعہ شروع کیا ہے تو وہ مسجد اس وجہ سے ہر گز ہر گز مسجد ضرار نہیں ہو سکتی اوراس میں بلا شبہ نماز جائز درست ہے اور جو احناف اس مسجد کو مسجد ضرار قرار دیتے ہیں اوراس کے عدم واحراق کا حکم دیتے ہیں اوراس عدم جواز کا فتوے دیتے ہیں (حالانکہ یہ احناف بھی اس میں چند دفعہ نماز پڑھ چکے ہیں) وہ بہت ہی بڑے ظالم ہیں اور ساعی فی خراب المسجد میں اور یہ احناف اس مسجد کے مسجد ضرار ٹھہرانے کی جو دلیلیں پش کرتے ہیں ان میں کسی دلیل سے یہ مسجد مسجد ضرار نہین ٹھہر سکتی۔

پہلی دلیل یعنی آیت والذین اتخذوا مسجدا ضرارا لخ سے یہ مسجد اس وجہ سے مسجد ضرار نہیں ٹھہر سکتی کہ اس آیت میں جس مسجد کا بیان ہے اس کو بنایا تھا اوراس کی بنیاد ضرارا اور کفر اور تفریق بین المؤمنین اور ارصاد لمن حارب اللہ ورسولہ پر تھی اور صورت مسئولہ میں جس مسجد کو اہل حدیث نے بنایا ہے اس کی بنیاد تقرب الی اللہ پر ہے پس اس آیت سے یہ مسجد ، مسجد ضرار کیونکر ٹھہر سکتی ہے۔

اور قول حضرت عمرؓ سے یہ مسجد اس وجہ سے مسجد ضرار نہیں ٹھہر سکتی کہ اس قول کا مطلب یہ ہے کہ ایک مقام میں ایسی دو مسجدیں نہیں بنانی چاہیں کہ ایک کی وجہ سے دوسری کو ضر رپہنچے اور سوال سے ظاہر ہے کہ صورت مسئولہ میں ایک مسجد کو دوسری مسجد سے بجز نفع کے کچھ بھی ضرر نہیں ہے، پس اس قول حضرت عمرؓ سے بھی یہ مسجد، مسجد ضرار نہیں ٹھہر سکتی۔

پس تیسری دلیل یعنی قیل کل مسجد بنی مباھاة اوریاء او سمعة الخ سے بھی یہ مسجد، مسجد ضرار نہیں ٹھہر سکتی اور رفع فتنہ وفساد اور دفع شر کے لیے جو اہل حدیث نے اس مسجد میں نماز جمعہ علیحدہ شروع کی۔ تو اس وجہ سے یہ مسجد ضرار نہیں ہو سکتی، اس واسطے کہ جب کسی مسجد میں نماز پڑھنے سے لوگ روکتے ہوں اور فتنہ و شر وفساد کرتے ہوئے تو دفع شر وفساد کی غرص سے علیحدہ مسجد بنانا اوراس میں علاحدہ نماز قائم کرنا جائز درست ہے ، دیکھو جب مشرکین مکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے سے روکتے تھے اور نماز ادا نہیں کرنے دیتے تھے تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے مکان کے صحن میں ایک مسجد بنائی تھی اوراس میں نماز ادا کرتے تھے جیسا کہ صحیح بخاری میں موجود ہے ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ احمد عفی عنہ (سید محمد نذیر حسین)

[فتاوی نذیریہ](#)

جلد01